السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی اکرم ﷺ کے وسیلے اور آپ کے صدقے سے دعا کرنا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے وسیلے اور آپ کے صدقے سے دعا کرنا قرآن، حدیث، اجماع اور آثار سلف صالحین سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب "الوسیلہ" وغیرہ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ استسقاء کرتے (یعنی نماز استسقاء پڑھتے) تو فرماتے:

اے اللہ ہم تیری طرف نبی ﷺ (کی دعا) کے ذریعے سے توسل کرتے تھے تو تو ہمیں پانی پلاتا تھا اور ہم نبی (ﷺ) کے چچا کے ذریعے (یعنی ان کی دعا) سے توسل کرتے ہیں لہذا ہم پر پانی نازل فرما۔ پھر بارش ہوتی تھی۔ (صحیح بخاری 1010)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوت شدہ کا کوئی وسیلہ نہیں بلکہ زندہ آدمی کی نماز اور دعا کا وسیلہ ثابت ہے۔ اس حدیث میں توسل سے مراد زندہ آدمی کی دعا ہے،

فقہ حنفی کی مشہور کتاب الہدایہ میں لکھا ہوا ہے کہ

"وَیُکْرَہُ أَنْ یَقُولَ الرَّجُلُ فِی دُعَائِہِ بِحَقِّ فُلَانٍ أَوْ بِحَقِّ أَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ) لِأَنَّہُ لَا حَقَّ لِلْمَخْلُوقِ عَلَی الْخَالِقِ" اور دعا میں بحق فلان یا بحق انبیاء ورسل کہنا مکروہ ہے کیونکہ خالق پر مخلوق کا کوئی حق نہیں ہے (ہدایہ اخیرین ص 475 کتاب الکراہیۃ)

بغیر کسی وسیلے کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے کہ کیونکہ اللہ تعالی سب جانتا ہے اور علیم وقدیر ہے۔ تمام انبیاء وشہداء اور صالحین بغیر کسی وسیلے کے ڈائریکٹ صرف ایک اللہ رب العالمین سے ہی دعائیں مانگتے تھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص470

محدث فتویٰ